29

تحریک جدید کے دسویں سال کا اعلان

(فرمودہ 26 نومبر 1943ء)

تشہد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

"گزشتہ چند دنوں سے مجھ پر پھر اسی قسم کے مرض کا حملہ ہو گیا ہے جس قسم کا مرض مجھے مئی کے مہینہ میں ہؤا تھا اور گو یہ حملہ اتنا شدید نہیں ہے مگر پھر بھی نہایت سخت اور تکلیف دہ کھانسی کی شکایت پیدا ہو گئی ہے۔ پچھلی دفعہ جب مرض کا آغاز ہو رہا تھا مجھے بجٹ کی مجلس میں شامل ہونا پڑا۔ جس کے بعد میری بیماری لمبی اور تکلیف دہ صورت اختیار کر گئی۔ اور آج بھی بیماری کے شروع میں ہی جمعہ کا دن آ گیا ہے۔ مگر چونکہ اب وقت آ گیا تھا کہ نئے سال کے چندہ تحریک جدید کے متعلق جماعت کے سامنے اعلان کر دیا جائے۔ اس لئے گو گزشتہ تجربہ کی بناء پر مجھے خطرہ معلوم ہوتا تھا کہ میری بیماری پھر خدانخواستہ لمبی شکل اختیار نہ کر لے مگر میرے دل نے برداشت نہ کیا کہ جس دس سالہ تحریک کی ابتداء میں نے کی تھی اس کے آخری سال کی تحریک کرنے کے فخر سے مَیں محروم رہوں۔

نتائج سب اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہوتے ہیں اور مستقبل کا علم بھی اسی کو ہے۔ بہت کوششیں دنیا میں ایسی ہوتی ہیں کہ اگر انسان کو مستقبل کا علم ہو تو وہ ان کو ترک کرنے پر مجبور ہو جائے اور بہت کوششیں دنیا میں ایسی ہوتی ہیں کہ اگر انسان کو مستقبل کا علم ہو تو وہ کسی صورت میں بھی ان کو چھوڑنے کے لئے تیار نہ ہو۔ ہزاروں افعال انسان آئندہ کی بہتری کے لئے

کرتا ہے مگر ان کا نتیجہ نہایت خراب نکلتا اور اس کی تمام کوششیں رائیگاں چلی جاتی ہیں۔ اس کے مقابلہ میں ہزاروں کامیابیاں جو اس کو، اس کے خاندان کو اور اس کی قوم کو چار چاند لگانے والی ہوتی ہیں اور تھوڑی سی کوشش سے حاصل ہو سکتی ہیں مستقبل کا علم نہ رکھنے کی وجہ سے انسان ان کو ضائع ہونے دیتا ہے اور محض تھوڑی سی کوشش نہ کرنے کی وجہ سے اس کی آئندہ نسلیں سینکڑوں سال تک ان عزتوں اور کامیابیوں سے محروم ہو جاتی ہیں جو تھوڑی سی کوشش، تھوڑی سی جدوجہد اور تھوڑی سی قربانی سے اس کو یا اس کے خاندان کو یا اس کی قوم کو حاصل ہو سکتی تھیں۔

ہم نے بھی ایک کوشش کی ہے، خدائی اشاروں کے ماتحت کی ہے، خدائی حکمتوں کو سمجھتے ہوئے کی ہے اور خدائی پیشگوئیوں کو پورا کرنے کے لئے کی ہے۔ ہماری یہ کوشش نہایت حقیر، نہایت معمولی اور نہایت ہی محدود ہے مگر ہمارے ارادے بہت بڑے ہیں، نیتیں وسیع ہیں اور ہماری امنگیں کوئی انتہاء نہیں رکھتیں۔ مگر نتائج کو پیدا کرنا ہمارے اختیار میں نہیں صرف خدا کے اختیار میں ہے۔ وہ اگر چاہے تو ان ارادوں، ان نیتوں اور ان امنگوں سے بھی زیادہ برکت پیدا فرمادے جو ہمارے دل میں ہیں اور اگر چاہے تو ہماری کسی غفلت، کسی نادانی، کسی بے وقوفی اور کسی حماقت کی وجہ سے ہماری قربانیوں کے اس حقیر ہدیہ کو ٹھکرا دے جیسے ایک ہیرا لاکھوں روپے کی مالیت کا ہوتا ہے مگر جب ایک ماہرِ فن اس ہیرے کو شیشے کا ایک معمولی ٹکڑا قرار دے دیتا ہے تو اس کی لاکھوں کی قیمت کوڑیوں تک آ جاتی ہے اور ایک معمولی چیز سے زیادہ اس کی کوئی حیثیت نہیں رہتی۔

وہ لوگ جنہوں نے اس تحریک میں حصہ لیا ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس پیشگوئی کو پورا کرنے والے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو پانچ ہزار سپاہی دیئے جانے کی خبر دی گئی تھی اور واقعات بھی اس کی تصدیق کر رہے ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جس طرح کشف میں دیکھا تھا کہ آپ کو پانچ ہزار سپاہی دیا گیا ہے یہی نظارہ ہمیں اس تحریک میں نظر آتا ہے۔

ہماری جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے لاکھوں کی جماعت ہے مگر تحریک جدید میں

حصہ لینے والوں کی تعداد شروع سے پانچ ہزار کے ارد گرد گھوم رہی ہے۔ کبھی یہ تعداد ساڑھے چار ہزار ہو جاتی ہے، کبھی ساڑھے پانچ ہزار ہو جاتی ہے اور کبھی پانچ ہزار ہو جاتی ہے۔ جو لوگ اس تحریک میں حصہ لینے کا وعدہ کرتے ہیں چونکہ سال کے آخر تک ان میں سے کچھ پیچھے ہٹ جاتے اور اپنے وعدوں کو پورا نہیں کر سکتے اس لئے جب وعدوں کا وقت آتا ہے تو یہ تعداد پانچ ہزار سے اوپر چلی جاتی ہے لیکن جب ادائیگی کا وقت آتا ہے تو یہ تعداد کبھی پانچ ہزار ہو جاتی ہے اور کبھی پانچ ہزار سے بھی نیچے چلی جاتی ہے۔ اس وقت تک وہ لوگ جنہوں نے اس تحریک میں حصہ لیا اور جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے مطابق خدا تعالیٰ کے سپاہی کہلانے کے مستحق ہیں وہ پینتالیس سو اور پانچ ہزار کے درمیان ہیں۔ شاید وہ جو ابھی تک اپنے وعدے پورے نہیں کر سکے یا وہ جو اب تک اپنی سستی اور غفلت کی وجہ سے اس میں حصہ نہیں لے سکتے مگر اب وہ اس میں شامل ہونے کا ارادہ رکھتے ہوں یا وہ جو نئے سال سے اس تحریک میں شامل ہو جائیں ان سب کو ملحوظ رکھتے ہوئے شاید یہ تعداد پوری ہو جائے بلکہ شاید نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یقیناً یہ سب مل کر اس تعداد کو پورا کر دیں گے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیشگوئی میں معیّن کی گئی ہے اور اس طرح ایک اور ثبوت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا مل جائے گا کہ کس شان اور عظمت کے ساتھ آپ کی یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ آخر یہ کس بندے کی طاقت میں تھا کہ وہ اسلام کی خدمت کے لئے جماعت میں سے پانچ ہزار نفوس کو کھڑا کر دیتا۔ اگر ہمیں دس ہزار آدمی چندہ دیتے تو ہم نے ان کے چندوں کو اس بناء پر رد نہیں کر دینا تھا کہ پیشگوئی میں صرف پانچ ہزار آدمیوں کا ذکر آتا ہے اور اگر میری اس تحریک کے نتیجہ میں جماعت کے دلوں میں ایسا جوش اور اخلاص پیدا نہ ہوتا کہ پانچ ہزار آدمی چندہ دینے کے لئے کھڑے ہو جاتے بلکہ صرف دو یا تین ہزار آدمی اس تحریک میں حصہ لیتے تو ہمارے پاس اس تعداد کو پانچ ہزار تک پہنچانے کا کیا ذریعہ تھا۔ ہم نے یہ تحریک طوعی رنگ میں کی تھی اور اس میں شامل ہونا ہر شخص کی اپنی خوشی اور مرضی پر منحصر رکھا تھا۔ مار کر، پیٹ کر اور سزا دے کر اس میں کسی کو شامل نہیں کرنا تھا۔ پس اگر یہ خدائی ہاتھ نہیں تو اور کیا ہے کہ ایک دس سالہ تحریک کا آغاز کیا جاتا ہے اور اعلان کیا جاتا ہے کہ جو

شخص اپنی مرضی اور خوشی سے اس میں شامل ہونا چاہے وہی شامل ہو۔ کسی پر جبر اور اکراہ نہیں مگر باوجود اس کے کہ جماعت بہت زیادہ ہے۔ دس سال کے طویل عرصہ میں اس میں شامل ہونے والوں کی تعداد پانچ ہزار کے ارد گرد ہی چکر لگاتی رہتی ہے۔ جس طرح گھڑی کا پنڈولم ایک خاص مقام پر حرکت کرتا ہے اور مرکز کے ارد گرد چکر لگاتا رہتا ہے اسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ اس تحریک میں حصہ لینے والوں کی تعداد کبھی پانچ ہزار سے اوپر چلی جاتی ہے اور کبھی پانچ ہزار سے نیچے چلی جاتی ہے۔ گویا چکر پانچ ہزار کے ارد گرد ہی لگاتی رہتی ہے۔ بھلا کس انسان کی طاقت میں تھا کہ وہ ایسا کر سکے اور کون شخص اپنی تدبیر سے تعداد کو اسی محور پر رکھ سکتا تھا۔ یہ محض خدا کی قدرت کا کرشمہ ہے۔ اور اس واقعہ نے نہایت صفائی اور وضاحت کے ساتھ اس امر کو ثابت کر دیا ہے کہ درحقیقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس پیشگوئی کے مطابق اسلام کی فتح کی بنیاد، احمدیت کے غلبہ کی بنیاد، محمد ﷺ کے نام کو دوبارہ زندہ کرنے کی بنیاد ازل سے تحریک جدید کے ساتھ وابستہ قرار دے دی گئی ہے۔ ان پانچ ہزار سپاہیوں کی قربانیاں آئندہ دنیا میں کیا انقلاب پیدا کریں گی یا آئندہ یہ تحریک کیا شکل اختیار کرے گی اور اس تحریک کے کیا کیا نتائج رونما ہوں گے ان سب باتوں کو اللہ ہی جانتا ہے۔ ہمارا کام صرف اتنا ہے کہ اخلاص سے، محبت سے، انابت سے، اطاعت کا کامل نمونہ دکھاتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی طرف پورے تضرع اور ابتہال کے ساتھ جھکتے ہوئے قربانیاں کرتے چلے جائیں۔ اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ ہم نے اس فرض کو ادا کر دیا ہے جو اس کی طرف سے ہم پر عائد کیا گیا تھا یا اپنے فرض کو ادا کرنے کی بجائے خدانخواستہ اپنی غفلت اور نادانی سے اس کے عذاب کے مستحق ہو گئے ہیں۔ ان سب باتوں کو اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ ہم اس کی رحمت اور فضل کے امیدوار ہیں۔ اور ہم اس سے یہی دعا کرتے ہیں کہ اب جبکہ یہ تحریک اپنے پہلے دور میں ختم ہونے والی ہے وہ ہماری ان کوتاہیوں کو معاف فرمادے جو اس تحریک کے دوران میں ہم سے سرزد ہوئی ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کی وفات کے وقت کسی شخص نے کہا کہ آپ کو تو بہت بڑے اجر ملیں گے کیونکہ آپ نے اسلام کے لئے بڑی بھاری قربانیاں کی ہیں۔ اس وقت

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اَللّٰھُمَّ لَا عَلَیَّ وَلَا لِیْ۔[1] اے میرے خدا مَیں اپنے اعمال کی کمزوریوں کی بناء پر تجھ سے کسی ثواب کا طلبگار نہیں میں تجھ سے صرف یہ التجا کرتا ہوں کہ تُو میری کوتاہیوں کو معاف کر کے مجھے اپنی سزاؤں سے بچالے۔

اللہ تعالیٰ کے جو احسانات ہم پر ہیں اس کے جو بے انتہا فضل ہم پر ہیں ان کو دیکھتے ہوئے ان کی قدر کرنے کا دعویٰ ہم نہیں کر سکتے۔ درحقیقت ہم میں سے بہتوں نے ابھی تک تحریک جدید کو سمجھا ہی نہیں جو خدا کی طرف سے دنیا کی کایا پلٹنے کے لئے جاری کی گئی ہے۔ ہم میں سے بہت سے ایسے ہیں جو ابھی نام کے احمدی ہیں۔ احمدیت کی روح کو انہوں نے نہیں سمجھا۔ بہت سے ایسے ہیں جو اخلاص تو رکھتے ہیں مگر ان کے دلوں میں یہ تڑپ نہیں کہ وہ باریکیوں کو سوچتے رہیں اور احمدیت کی طرف سے ان پر جو ذمہ داریاں عائد کی گئی ہیں انہیں ادا کریں۔ بہت ایسے ہیں جو اخلاص بھی رکھتے ہیں، سوچتے بھی ہیں مگر ان کے دماغوں کی قابلیت ایسی نہیں کہ وہ اس کی اہمیت کو سمجھ سکیں۔ بہت ایسے ہیں جن کے دلوں میں اخلاص بھی ہے، غور اور فکر کا مادہ بھی اپنے اندر رکھتے ہیں، ان کے دماغ بھی اچھے ہیں۔ سوچتے اور غور و فکر سے بھی کام لیتے ہیں اور پھر سوچنے اور غور و فکر سے کام لینے کے بعد ذمہ داریوں کو سمجھتے بھی ہیں مگر پھر بھی ان ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی پوری طاقت نہیں رکھتے۔ پھر بہت سے ایسے ہیں جن کو خدا تعالیٰ نے اخلاص بھی عطا فرمایا ہے، جو سوچنے کی توفیق بھی رکھتے ہیں، جن کے دماغوں میں سمجھنے کا مادہ بھی پایا جاتا ہے، جو اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی توفیق بھی رکھتے ہیں اور جو ہر وقت اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے لئے مستعد اور تیار کھڑے رہتے ہیں اللہ تعالیٰ کی ان پر برکتیں رہیں گی اس جہان میں بھی اور اگلے جہان میں بھی۔ اس دنیا میں بھی خدا ان کے ساتھ ہو گا اور اگلے جہان میں بھی۔ یہی وہ لوگ ہیں جو جماعت احمدیہ کے لئے ستون کا کام دے رہے ہیں۔ یہی وہ دیواریں ہیں جن پر وہ چھت قائم ہے جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کے امن کے لئے قائم فرمایا ہے۔ اور مَیں سمجھتا ہوں وہ لوگ جنہوں نے دیانتداری اور پورے تقویٰ کے ساتھ اس تحریک میں حصہ لیا ہے ان میں سے اکثر ایسے ہی لوگ ہیں اور وہ خدا کے حضور انہی لوگوں میں شامل کئے جائیں گے۔

میری آواز اور میری صحت میرا ساتھ نہیں دیتی۔ اس لئے مَیں اس مختصر تمہید کے ساتھ دسویں سال کے چندہ تحریک جدید کا اعلان کرتا ہوں کہ اے میرے عزیزو! میرے بھائیو! میرے رفیقو! اور میرے ساتھیو! اسلام کی ترقی کی وہ بنیاد جو آج سے دس سال پہلے نہایت نیک ارادوں اور پاکیزہ خواہشات کے ساتھ رکھی گئی تھی اس بنیاد کی بھرتی کا اب آخری سال آرہاہے۔ تم نے نو سال تک خدا تعالیٰ کے دین کے لئے بڑی بڑی قربانیاں کیں بلکہ شاید بعض نے قربانیاں بھی نہیں کیں صرف لہو لگا کر شہیدوں میں شامل ہوگئے ہیں مگر بہر حال ہر شخص کا معاملہ خدا کے ساتھ ہے۔ آج اس تحریک کا دسواں سال شروع ہو رہاہے جو پہلے دور کی آخری تحریک ہے اور جسے اسلامی بنیادوں کی بھرتی سمجھنا چاہیئے۔ تم میں سے وہ جن کو خدا تعالیٰ نے قربانی کی توفیق عطا فرمائی ہے میں ان سب سے کہتا ہوں کہ آج پھر تمہارے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے قربانی کا ایک موقع پیدا کیا گیاہے۔ اور اس تحریک کا دسواں سال شروع ہو رہا ہے۔ تم قربانی کا نمونہ پیش کر کے اپنے اعمال کو زیادہ سے زیادہ سنوار لو اور اللہ تعالیٰ کے قرب میں بڑھنے کی کوشش کرو۔ وہ لوگ جنہیں گزشتہ سالوں میں اس تحریک میں شامل ہونے کا موقع نہیں ملا مگر اب ان کی مالی حالت ایسی ہوگئی ہے کہ وہ اس تحریک میں حصہ لے سکتے ہیں۔ میں ان سے بھی کہتا ہوں کہ یہ تحریک جدید کے آخری سال کے ایام ہیں۔ ان دنوں میں وہ اس تحریک میں حصہ لے کر خدا تعالیٰ کے بہادر سپاہیوں میں شامل ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح وہ لوگ جن کو اس تحریک میں حصہ لینے کی توفیق تو تھی مگر بوجہ کمزوریٔ ایمان یا صحبتِ بد کی وجہ سے انہیں اس میں شامل ہونے کا موقع نہیں ملا تھا ان کے لئے بھی یہ ایک آخری موقع پیدا ہو گیاہے۔ جس میں وہ اپنے دلوں کو ان گندوں اور ان زنگوں سے صاف کرنے کی کوشش کر سکتے ہیں جو کمزوریٔ ایمان یا بُری صحبت کی وجہ سے ان کے دلوں پر لگ چکے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے حضور اس کے سپاہیوں میں شامل ہونے کی درخواست کر سکتے ہیں۔ غرض میں ان سب کو جو اس تحریک میں حصہ لے رہے ہیں یا حصہ لے سکتے ہیں یا اگر پہلے انہوں نے حصہ نہیں لیا تو اب وہ اپنی گزشتہ کوتاہیوں کے ازالہ کا ارادہ رکھتے ہیں خدا تعالیٰ کے دین کی خدمت کے لئے بلاتا ہوں اور مطالبہ کرتا ہوں کہ وہ اس سال کی تحریک میں پہلے تمام سالوں سے بڑھ کر حصہ لینے

کی کوشش کریں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جماعت کے مخلصین اللہ تعالیٰ کے فضل سے چندوں میں ہمیشہ نمایاں حصہ لیا کرتے ہیں اور کوشش کرتے ہیں کہ ان کا قدم ہمیشہ آگے بڑھے۔ مگر یہ سال چونکہ تحریک جدید کے پہلے دور کا آخری سال ہے اس لئے میری خواہش ہے کہ وہ لوگ جو اپنے دلوں میں اخلاص رکھتے اور خدا تعالیٰ کے دین کی خدمت کا شوق رکھتے ہیں وہ اس سال ایسی نمایاں قربانی کریں جو اس سے پہلے انہوں نے سلسلہ اور اسلام کے لئے کبھی نہ کی ہو۔ میں کسی کو کوئی ایسا بوجھ اٹھانے کے لئے نہیں کہتا جسے وہ اٹھانے کی طاقت نہیں رکھتا۔ میں صرف یہ کہتا ہوں کہ وہ لوگ جنہوں نے اب تک پورا بوجھ نہیں اٹھایا اور قربانی کو اس کے صحیح اور حقیقی معیار تک نہیں پہنچایا وہ اس سال ایسے رنگ میں قربانی کریں جس کی مثال پہلے کسی سال میں نہ مل سکے۔

مَیں اپنے متعلق یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ چونکہ یہ تحریک جدید کا آخری سال ہے اور میرا جماعت کے مخلصین سے یہ مطالبہ ہے کہ وہ اس سال پہلے تمام سالوں کے مقابلہ میں زیادہ قربانی کریں اس لئے میں نے بھی اپنے پچھلے سال کے چندہ سے ساڑھے تین گُنا زیادہ چندہ لکھوا دیا ہے۔ مَیں چاہتا ہوں کہ یہ تحریک جس طرح اپنے دور میں ایسا نرالا رنگ رکھتی ہے جس کی مثال جماعت کے پہلے دوروں میں نہیں ملتی اس لئے کہ یہ تحریک ان چندوں کے علاوہ ہے جو جماعت کو علیحدہ طور پر دینے پڑتے ہیں اور گو تحریک جدید کے چندہ کی مقدار جماعت کے دوسرے سال بھر کے چندوں سے کم دکھائی دیتی ہے مگر یہ چندہ دوسرے چندوں کے ساتھ مل کر جماعت کی مالی قربانی کی ایسی شاندار مثال پیش کرتا ہے جس کی نظیر اور کہیں نظر نہیں آتی۔ اسی طرح میں چاہتا ہوں کہ تحریک جدید کا یہ آخری سال جماعت کی مالی قربانی کے لحاظ سے ایک غیر معمولی سال ہو اور جس طرح تحریک جدید کی مثال اور کسی تحریک میں نہیں ملتی اسی طرح تحریک جدید کے آخری سال کی مالی قربانی کی مثال جماعت کی سابقہ قربانیوں کے لحاظ سے کسی اور سال میں نظر نہ آئے۔ بے شک آجکل لوگوں کو مالی تنگیاں ہیں، قحط پڑا ہؤا ہے اور ضروریاتِ زندگی نہایت گراں ہو گئی ہیں مگر ہماری جماعت کا اسّی فیصدی حصہ زمینداروں پر مشتمل ہے۔ اور آجکل کے قحط کے ایام سے زمیندار متاثر نہیں ہوئے بلکہ ان کے پاس پہلے سے

زیادہ روپیہ موجود ہے۔ اس لئے زمینداروں کا وہ طبقہ جو پہلے اس تحریک میں حصہ نہیں لے سکا یا پہلے اس تحریک میں نمایاں حصہ نہیں لے سکا اس کے لئے موقع ہے کہ وہ آج اپنے اخلاص اور ایمان کا ثبوت دے کر ایسا مقام حاصل کر لے جو ایمان اور سلوک کے راستہ میں اسے پہلے حاصل نہیں ہؤا۔ مجھے بہت کم ایسے مواقع دیکھنے کا اتفاق ہؤا ہے جیسے میلوں وغیرہ کے مواقع ہوتے ہیں۔ مگر بہر حال مجھے اپنی عمر میں ایک دو موقعے ابتدائی ایام میں ایسے ضرور ملے ہیں جبکہ میں نے بعض مواقع دیکھے اور میں جانتا ہوں کہ ایسے موقع پر کس کس قسم کی کوششیں لوگ ایک ایک انچ آگے بڑھنے کے لئے کیا کرتے ہیں۔ کبھی وہ بڑے زور سے اپنا گھٹنا آگے کھڑے ہونے والوں کے درمیان داخل کرنے کی کوشش کرتے ہیں تا کہ جب انہیں گھٹنا داخل کرنے کا موقع مل جائے تو وہ ایک دو انچ پہلوانوں کی کشتی یا میچ کا نظارہ دیکھنے کے لئے اور آگے بڑھ جائیں۔ کبھی وہ پاؤں کی انگلیاں آگے گھسیڑتے ہیں، کبھی کہنیوں سے رستہ بنانے کی کوشش کرتے ہیں اور کبھی کمزوروں کو دھکا دے کر آگے بڑھنا چاہتے ہیں۔ اور یہ ساری کوششیں صرف اس غرض کے لئے ہوتی ہیں کہ وہ چند منٹ کا کھیل دیکھنے کے لئے دوسروں سے ایک دو انچ آگے بڑھ جائیں۔ جب دنیوی کھیلوں میں لوگ ایک ایک انچ آگے بڑھنے کے لئے اس قدر کوششیں کرتے ہیں تو ایک مومن کو غور کرنا چاہیئے کہ اسے روحانی میدان میں دوسروں سے آگے نکل جانے کے لئے کس قسم کی کوششیں کرنی چاہئیں۔

آج وہ دن ہے کہ ہمارا خدا اپنے جاہ و جلال کے ساتھ آسمان پر پھر دنیا کو اپنا دیدار کرانے کے لئے جلوہ فرما ہے۔ آج اس کا حسن دنیا پر ظاہر ہونا چاہتا ہے۔ اس کی طاقتیں دنیا کو اپنا جلوہ دکھانا چاہتی ہیں۔ پس آج اس خدا کا دیدار کرنے اور دوسروں کو اس کا دیدار کرانے کے لئے ہمیں جس قدر کوشش، جس قدر سعی اور جس قدر جدوجہد کرنی چاہیئے اس کے مقابلہ میں وہ دنیوی میلے حیثیت ہی کیا رکھتے ہیں جن میں لوگ پہلوانوں کی کُشتی دیکھنے کے لئے یا کرکٹ وغیرہ کا میچ دیکھنے کے لئے ایک ایک یا دو دو انچ دوسروں سے آگے بڑھنے کی کوشش کیا کرتے ہیں۔ دنیا کی وہ کون سی چیز ہے جو خدا تعالیٰ کے قرب سے زیادہ قیمتی ہو۔ دنیا میں بڑی سے بڑی چیز بادشاہت ہے، دولت ہے، لوگوں پر غلبہ و اقتدار ہے، طاقت و قوت ہے

مگر ان میں سے کون سی چیز ہے جس کو قربان کر کے اگر ہمیں خدا تعالیٰ کے قرب میں ایک انچ نہیں، ایک انچ کا ہزارواں حصہ بھی آگے بڑھنے کا موقع مل سکے اور ہمیں اس کی محبت حاصل ہو جائے تو ہم یہ سمجھیں کہ ہم نے کوئی قربانی کی ہے یا ہم یہ خیال کریں کہ ہم نے کسی اعلیٰ چیز کو اپنے ہاتھ سے کھو دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت، اللہ تعالیٰ کا پیار اور اللہ تعالیٰ کا تعلق ایسی قیمتی چیزیں ہیں کہ دنیا کی کوئی چیز خواہ وہ کتنی بڑی ہو اس کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہیں رکھتی اور دنیا کی کوئی چیز خواہ بظاہر کتنی قیمتی ہو خدا تعالیٰ کے قرب کے ادنیٰ سے ادنیٰ درجہ کے مقابلہ میں بھی بالکل ہیچ اور بے حقیقت ہے۔

پس اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے قُرب میں آگے بڑھنے کا تحریک جدید کے ذریعہ جو عظیم الشان موقع عطا فرمایا ہے اس کو ضائع مت کرو۔ آگے بڑھو اور خدا تعالیٰ کے ان بہادر سپاہیوں کی طرح جو جان اور مال کی پرواہ نہیں کیا کرتے اپنا سب کچھ خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کر دو۔ اور دنیا کو یہ نظارہ دکھا دو کہ بے شک دنیا میں دنیوی کامیابیوں اور عزتوں کے لئے قربانی کرنے والے لوگ پائے جاتے ہیں لیکن محض خدا کے لئے قربانی کرنے والی جماعت آج دنیا کے پردہ پر سوائے جماعت احمدیہ کے اور کوئی نہیں۔ اور وہ اس قربانی میں ایسا امتیازی رنگ رکھتی ہے جس کی مثال دنیا کی کوئی اور قوم پیش نہیں کر سکتی۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے یہ موقع ہے ان لوگوں کے لئے جنہیں اس تحریک میں پہلے شامل ہونے کی توفیق نہیں تھی مگر اب اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں شمولیت کی توفیق مل چکی ہے۔ اسی طرح یہ موقع ہے ان لوگوں کے لئے جو گو اس تحریک میں پہلے شامل ہو سکتے تھے مگر کسی بد اثر کے ماتحت وہ اس میں شامل ہونے سے محروم رہے۔ آج وہ بھی اپنے مَیلے کپڑے دھو لیں اور خدا تعالیٰ کی اس صاف ستھری جماعت میں شامل ہو جائیں جس صاف ستھری جماعت میں شامل ہوئے بغیر وہ خدا تعالیٰ کے قرب میں نہیں بڑھ سکتے۔

مَیں اپنی بیماری کی وجہ سے اس سے زیادہ کچھ نہیں کہہ سکتا۔ اور میں اللہ تعالیٰ کے حضور اس دعا سے نئے سال کی تحریک کا آغاز کرتا ہوں کہ اے خدا! تُو ہماری جماعت کے قلوب میں آپ قربانی کی تحریک پیدا فرما۔ اے خدا! تُو اپنے فرشتوں کو نازل فرما جو لوگوں کو

زیادہ سے زیادہ قربانیاں کرنے پر آمادہ کریں۔ اور اے ہمارے خدا! اس آمادگی کے بعد پھر تُو اپنے فرشتوں کو اس بات پر مامور فرما کہ جو لوگ قربانیوں کے وعدے کریں وہ اپنے ان وعدوں کو جلد سے جلد پورا کر دیں۔ اے میرے رب! تُو ہمیں توفیق عطا فرما کہ اس ذریعہ سے جو مال ہمارے پاس جمع ہو اسے ہم نیک نیتی اور اخلاص سے خرچ کریں۔ ہم اپنی کسی بدی، غفلت اور نادانی کی وجہ سے اس مال کے استعمال کرنے میں کوئی خرابی پیدا نہ کریں اور اے ہمارے رب! ہم نے تیری محبت اور تیرے قرب کو حاصل کرنے کے لئے اسلام کی عمارت کی جو بنیاد رکھی ہے تو اپنے فضل سے اس بنیاد پر ہمیں ایک ایسی عظیم الشان عمارت بنانے کی توفیق عطا فرما جس کی بنیادیں تو زمین میں ہوں مگر اس کی چھت عرشِ بریں کے پائے کو بوسہ دے رہی ہو تا کہ دنیا کے دُکھیا اور مصیبت زدہ اس عمارت میں آرام کا سانس لیں اور تیرے رسول، تیرے محبوب، تیرے پیارے خاتم النبیینؐ کے نام پر درود بھیجیں کہ اسی کی تحریکوں کے ذریعہ دنیا نے امن کا پیغام سنا۔ وہی ایک رسول ہے جس کی تعلیم پر عمل کر کے انسان اور نفس کی لڑائی، انسان اور ہمسایہ کی لڑائی جو ہمیشہ دنیا کے امن کو برباد کرنے کا موجب رہی ہے ختم ہو سکتی اور دنیا راحت و آرام کا سانس لے سکتی ہے۔ پس اے خدا! تُو ہمیں اس پاک رسول کے نام کو بلند کرنے اور اس کی تعلیم کو دنیا میں پھیلانے کی توفیق عطا فرما تا بندے اور اس کے ہمسایہ کی لڑائی، بندے اور اس کے نفس کی لڑائی ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے۔ اور بندے اور خدا کے درمیان دائمی صلح ہو جائے۔ جس صلح میں دائمی خوشی اور جس تعلق میں دائمی راحت ہے۔ اور اس طرح دنیا کی تمام غلاظتیں اور دنیا کے تمام گناہ مٹ جائیں اور تیرا نور چاروں طرف پھیلتا ہؤا نظر آئے۔

مَیں یہ بھی اعلان کر دینا چاہتا ہوں کہ وہ مخلصین جو دوسروں سے آگے رہنے کے خواہشمند ہؤا کرتے ہیں انہیں چاہیئے کہ وہ دسمبر کے مہینہ کے اندر اندر اپنے وعدے لکھوا دیں۔ اسی طرح وہ جماعتیں جو اچھا نمونہ دکھانا چاہتی ہیں انہیں بھی چاہیئے کہ وہ اپنی فہرستیں مکمل کر کے 31 دسمبر تک بلکہ ہو سکے تو جلسہ سالانہ سے پہلے ہی مرکزی دفتر تحریک جدید میں بھجوا دیں۔ یہ میعاد صرف ان مخلصین کے لئے ہے جو نیکی کے میدان میں آگے رہنے کے

خواہشمند ہوتے ہیں ورنہ یوں وعدوں کے لحاظ سے 7فروری آخری تاریخ ہو گی۔ یعنی جو وعدے 7فروری تک یہاں پہنچ جائیں گے یا اپنے اپنے مقام سے 31 جنوری کو روانہ ہوں گے وہی قبول کئے جائیں گے باقی نہیں۔ سوائے ہندوستان کے ان علاقوں کے کہ جہاں اردو زبان بولی یا سمجھی نہیں جاتی اور سوائے بیرونی ممالک کے کہ ان کے لئے اپریل اور جون کی وہی تاریخیں مقرر رہیں جو پہلے مقرر ہوا کرتی تھیں۔

مَیں امید کرتا ہوں کہ انصاراللہ اور خدام الاحمدیہ یہ دونوں اپنے وقت کی قربانی کر کے زیادہ سے زیادہ کانوں تک اس آواز کو پہنچانے کی کوشش کریں گے اور اس غرض کے لئے خاص طور پر جلسے منعقد کر کے لوگوں کو تحریک کریں گے کہ وہ اس چندہ میں حصہ لیں۔ اس طرح وہ ہر جگہ ایسے آدمی مقرر کر دیں جو ہر احمدی تک یہ آواز پہنچا دیں اور اسے دین کی اس خدمت میں حصہ لینے کی تحریک کریں مگر جبر سے نہیں، زور سے نہیں، محبت اور اخلاص سے تحریک کرو اور کسی کو اس میں شامل ہونے کے لئے مجبور مت کرو۔ جو شخص محبت اور اخلاص سے اس تحریک میں حصہ لیتا ہے وہ خود بھی بابرکت ہے اور اس کے روپیہ میں بھی برکت ہو گی۔ لیکن وہ جو مجبوری سے اور کسی کے زور دینے پر اس تحریک میں حصہ لیتا ہے اس کے دیئے ہوئے روپیہ میں کبھی برکت نہیں ہو سکتی۔ پس کسی کو جبراً اس تحریک میں شامل کر کے اس برکت کو کم مت کرو بلکہ اگر تمہیں ایسا روپیہ ملتا بھی ہے تو اسے دور پھینک دو کہ وہ ہمارے لئے نہیں بلکہ شیطان کے لئے ہے۔ ہمارے لئے وہی روپیہ ہو سکتا ہے جو خدا کے لئے دیا جائے اور جسے ہم خدا کے سامنے پیش کرنے میں فخر محسوس کر سکیں۔"

(الفضل یکم دسمبر 1943ء)

1: بخاری کتاب الجنائز باب ماجاء فی قبر النبی ﷺ